فضائل شب برات

عرف تاریخی

چراغ قدس

۱۳۶۸ھ

مصنف

محبوب ملت حضرت علامہ مفتی الحاج ابوالظفر محبؒ الرضا
محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہٗ

برائے ایصال ثواب

مرحوم حاجی محمد یوسف حاجی احمد ہیرا
و
کل امت مسلمہ

تاریخ وفات ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ ۲۵ مارچ ۲۰۰۲ء بروز پیر

ناشر

رضا اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

ماہ شعبان المعظم اور شب برات کی عظمت وفضیلت احادیث کی روشنی میں اور زیارت قبور و نذر و نیاز کا نورانی ذکر

فضائل شب برات

عرف تاریخی

چراغ قدس

۱۳ ھ ۶۸

تصنیف لطیف

غازی اہلسنت محبوب ملت حضرت علامہ مفتی الحاج ابوالظفر محبّ الرضا

محمد محبوب علی خاںؒ صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہٗ

حسب فرمائش: ناشر مسلک اعلیٰحضرت جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب مدظلہ العالی

ناشر

رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکر اس ٹریٹ بمبئی ۳ -

فون: ۲۳۴۲۱۵۶ فیکس: ۳۴۵۴۲۹۶

سلسلۂ اشاعت ۳۱۳

نام کتاب .... فضائل شب برات

تاریخی نام .... چراغ قدس

۱۳۶۸ھ

مصنف .... محبوب ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہٗ

اشاعت بارپنجم ..... شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۲ء

ناشر .... رضا اکیڈمی ۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳۔ فون: ۲۳۴۲۱۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسوله الكريم و علیٰ آله و اصحابه اجمعين

یارب عطا ہو مجھ کو ولا ان کے نام کی　　شیدا پہ جن کے آتش دوزخ حرام کی
صدقہ انہیں کا ان کے غضب سے بچا مجھے　　دشمن پہ جن کے نعمت جنت حرام کی

لَيلَةُ البَرَاءَةِ

یعنی مغفرت و بخشش کی رات یا فارسی میں شب برات۔ حضرت عکرمہ اور ایک جماعت کا قول ہے کہ قرآن عظیم میں جس رات کو لیلۃ مبارکۃ فرمایا گیا ہے وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس مبارک رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف قرآن کریم کا نزول ہوا۔ تفسیر سراج منیر و تفسیر جمل و تفسیر صاوی و دیگر تفاسیر میں ہے کہ شعبان المعظم کی پندرہویں رات کے چار نام ہیں۔

ليلة مباركة۔ ليلة البراءة، ليلة الرحمة، ليلة الصك یعنی برکت والی رات۔ مغفرت کی رات۔ رحمت کی رات۔ پروانۂ بخشش ملنے کی رات۔ سبحان اللّٰہ و بحمدہ اور حضور اکرم سید عالم نور مجسم رسول معظم محبوب مکرم فخر آدم و نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان الله تعالیٰ ينزل ليلة النصف من شعبان الى سماءِ الدنيا فيغفر لا كثر من عدد شعر غنم بنى كلبٍ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ شعبان

المعظم کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجة عن سیدتنا ام المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب میں بنی کلب کا قبیلہ سب قبیلوں سے زیادہ بکریاں پالتا تھا اور حضور شہنشاہ دو جہاں سیاح لامکاں باعث تخلیق این وآں فخر عالم و عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم نے ان بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت ارشاد فرمائی۔ سبحان اللہ کیسی مبارک رات ہے۔ یہاں یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اہلسنت و جماعت کا گروہ جو حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی میں محصور ہے یہی اہل نجات و اہل صلاح و اہل فلاح ہے کیونکہ اتنی تعداد میں اسی گروہ اہلسنت و جماعت کے افراد کی ہی بخشش ہوسکتی ہے دوسرا کوئی گروہ اتنی تعداد ہی میں نہیں ہے۔ فللہ الحمد مسلمانوں کو اس مقدس رات میں زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں مشغول رہنا چاہئے۔ اور تفسیر کبیر اور تفسیر سراج منیر و تفسیر جمل و تفسیر کشاف و تفسیر صاوی میں حدیث ہے کہ حضور رحمة للعلمین سید القاہرین علیٰ اعداء رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یغفر بجمیع المسلمین فی تلك اللیلة الا الکاھن والساحر و مدمن الخمر و عاق و الدیه و المصر علی الزنا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس رات میں مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے مگر کاہن اور جادوگر اور شراب پر مداومت کرنیوالے یعنی ہمیشہ کا شرابی اور ماں باپ کا نافرمان اور زنا پر اصرار کرنیوالے کو نہیں بخشتا۔ اور دوسری رویت میں ہے کہ سود خوار اور تکبر کے ساتھ پاجامہ اور تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈلوانے والا ان لوگوں کی بھی اس مبارک رات میں مغفرت نہیں ہوتی ہے اور جس مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق۔ اور اس نے صاحب حق سے معافی نہیں مانگی۔ اس شب برات میں وہ بھی مغفرت سے محروم رہتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاءنی جبرئیل لیلة النصف من شعبان و قال یا محمد ارفع رأسك الی السماء فقلت ماھذہ اللیلة قال ھذہ لیلة یفتح اللہ فیھا ثلثمائة باب من ابواب الرحمة یغفراللہ لجمیع من لا یشرك به شیئًا الا یکون ساحرا اوکاھنا و مصرا علی الزنا و

مدمن خمر ۔ یعنی جبرئیل میری خدمت میں شعبان کی پندرہویں رات میں حاضر ہوئے ۔اور عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) سر اقدس کو آسمان کی طرف بلند فرمائیے ۔میں نے ارشاد فرمایا یہ کون سی رات ہے تو جبرئیل نے عرض کی یہ مبارک رات ہے ۔اللہ تعالیٰ اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے ۔اور سب مسلمانوں کو بخشتا ہے ۔مگر جادوگر اور کاہن اور زنا پر اصرار کرنیوالا اور ہمیشہ کا شرابی نہیں بخشا جاتا ۔اور ایک حدیث شریف میں ہے یطیع اللّٰہ تعالیٰ علیٰ لیلة النصف من شعبان فیغفر بجمیع خلقه الا المشرك والمشاحن یعنی المصارم لاخیه المسلم۔ یعنی رب تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں تجلی خاص فرماتا ہے اور مشرک و بد مذہب اور مسلمانوں میں جھگڑا ڈلوانے والے کے سوا سب کو بخش دیتا ہے ۔اور امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔اذا کان لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا نهارها فانها لیلةٌ مبارکةٌ فان اللّٰه تعالیٰ یقول الا من مستغفر فاغفر له الا من مبتلی فا عافیه الا من مسترزق فارزقه الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر۔ یعنی جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں نوافل پڑھو ۔اور پندرہ کو دن میں روزہ رکھو ۔ بیشک وہ رات برکت والی ہے ۔اور اللہ تعالیٰ اس مبارک رات میں ارشاد فرماتا ہے ۔کون ہے مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کو بخشدوں ۔ اور کون ہے عافیت طلب کرنے والا کہ اس کو عافیت عطا فرماؤں ۔اور کون ہے روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی عطا کروں ۔ ہے کوئی یہ مانگنے والا ۔ ہے کوئی یہ مانگنے والا ۔صبح صادق طلوع ہونے تک یہ ندائیں اور یہ بخششیں ہوتی رہتی ہیں ۔اور ایک روایت میں یوں ہے ۔من احیا لیلتی العید ولیلة النصف من شعبان لم یمت قلبه یوم تموت القلوب ۔ یعنی جس مسلمان نے عید کی دونوں راتیں اور پندرہویں شعبان کی رات زندہ کی (یعنی ان راتوں میں عبادت کی) تو ان کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے ۔وفی الاقناع ان اللّٰه تعالیٰ فیها عتقاء من النار بعدد شعر غنم بنی کلب یعنی اقناع میں یہ روایت مذکور ہے کہ ارشاد فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ کے دربار سے اس کے بندے مسلمانوں کو جہنم سے آزادی کے پروانے شب برات میں اتنی تعداد میں ملتے ہیں جتنی

تعداد میں بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔اور کشاف وتفسیر سراج منیر وتفسیر کبیر وتفسیر جمل وغیرہ میں ان الفاظ مبارکہ سے ایک حدیث شریف ہے۔ ان اللّٰہ یرحم امتی فی ھذہ اللیلۃ بعدد شعر اغنام بنی کلب۔ یعنی حضور اقدس سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ میری امت پر اس رات میں اتنی رحمتیں فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔امام بیہقی نے دعوات کبیر میں حضرت سیدتنا الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور سیدنا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اے (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا جانتی ہو کہ اس رات یعنی پندرہویں شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کی یارسول اللہ! ارشاد فرمایئے اس رات میں کیا ہوتا ہے فقال فیھا ان یکتب کل مولود بنی آدم فی ھذہ السنۃ و فیھا ان یکتب کل ھالک من بنی آدم فی ھذہ السنۃ و فیھا ترفع اعمالھم و فیھا تنزل ارزاقھم۔ یعنی حضور والا نے ارشاد فرمایا اس شب میں پورے سال میں جو پیدا ہوتے ہیں وہ لکھ دیئے جاتے ہیں۔اور جتنے سال بھر میں ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں۔اور اسی شب برات میں ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق اتارے جاتے ہیں۔اور حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اذا کانت لیلۃ النصف شعبان فقوموا لیلھا و صوموا یومھا فان اللّٰہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الامن مستغفر فاغفر لہ الامن مسترزق فارزقہ الامن مبتلی فاعافیہ الاکذا الاکذا حتی یطلع الفجر۔ یعنی جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس میں نفلیں پڑھو اور اس کے دن میں یعنی پندرہ شعبان کو روزہ رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس رات میں غروب آفتاب کے قریب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کردوں۔ ہے کوئی روزی طلب کرنے والا جس کو روزی دوں۔ ہے کوئی عافیت کا خواہاں جس کو عافیت فرماؤں۔ ہے کوئی اس کا خواہاں اور ہے کوئی اس کا خواہشمند۔ یہ عطیات اور بخششیں صبح صادق کے طلوع تک ہوتی رہتی ہیں۔رواہ ابن ماجہ عنہ۔

اور حدیث شریف میں ہے حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و

اصحابہ وسلم فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام اس شب میں میرے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! باہر جلوہ افروز ہوکر آسمان کو ملاحظہ فرمائیں ۔ میں نے آسمان کو دیکھا کہ اس کے دروازے کھلے ہیں اور منادی ندا کر رہے ہیں۔ طوبیٰ لمن عمل خیرا فی ھذہ اللیلة طوبیٰ لمن صلّٰی فی ھذہ اللیلة طوبیٰ لمن قام فی ھذہ اللیلة طوبیٰ لمن رکع فی ھذہ اللیلة طوبیٰ لمن سجد فی ھذہ اللیلة طوبیٰ لمن بکیٰ فی ھذہ اللیلة۔ یعنی مبارک ہو اس کو جو اس رات میں نیک عمل کرے۔ اور خوشی ہو اس کو جو اس شب میں نماز پڑھے۔ مبارک ہو اسے جو اس رات میں قیام کرے۔ مژدہ ہو اسے جو اس رات میں رکوع کرے۔ اور سجدے کرے۔ خوشخبری ہو اس کو جو آج کی رات میں روئے۔ گڑ گڑائے۔ اور دعائیں مانگے۔ اور ہے کوئی گناہوں سے مغفرت مانگنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ اور ہے کوئی اولاد کا طالب کہ اسے اولاد دی جائے اور ہے کوئی روزی کا خواہاں کہ اسے روزی دی جائے۔ ہے کوئی مقدمہ میں کامیابی، فتح مندی مانگنے والا۔ ہے کوئی مراد مانگنے والا کہ اسے اس کی مراد دی جائے۔ ہے کوئی یہ مانگنے والا۔ ہے کوئی وہ مانگنے والا۔ اوکما قال صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فرماتے میں نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل یہ ندائیں اور بخششیں کب تک ہوتی ہیں حضرت جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ عطیات اور یہ ندائیں چودہویں شعبان کی عصر سے شروع ہوتی ہیں اور پندرہ شعبان کی فجر طلوع ہونے تک یہی رحمت و بخشش رہتی ہے۔

اور امام محی السنہ بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سلطان دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اس رات میں شعبان سے شعبان تک کے تمام امور عالم کے دفاتر فرشتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے۔ اور اس کے یہاں بچہ ہوتا ہے۔ اس کی خوشی مناتا ہے۔ مکان بنواتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ اور حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ تعالٰی یقضی الاقضیة فی لیلة نصف شعبان ویسلمھا الی اربابھا تفسیر جمل و کرخی وقرطبی۔ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات سال بھر کے احکام نافذ فرما کر مدبرات امر کے سپرد فرما دیتا ہے۔ اور مدبرات امر چار فرشتے جبرئیل و میکائیل واسرافیل و

عزرائیل ہیں۔ علیٰ نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام۔ اور تفسیر کشاف و تفسیر جمل و تفسیر سراج منیر و تفسیر صاوی اور تفسیر کبیر میں حدیث شریف ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں۔

من صلّٰی فی ھذہ اللیلۃ مائۃ رکعۃ ارسل اللّٰہ تعالیٰ الیہ مائۃ ملک ثلاثون یبشرونہ بالجنۃ وثلاثون یا منونہ من عذاب النار وثلاثون یدفعون عنہ آفات الدنیا و عشرۃ یدفعون عنہ مکائد الشیطان۔ یعنی جو شخص اس رات میں سو رکعت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس فرشتے اسے جنت کی خوشخبری دیں گے اور تیس اسے جہنم کے عذاب سے بچائیں گے اور تیس دنیا کی آفتوں، بلاؤں کو اس سے دور کریں گے۔ اور دس فرشتے اس سے ابلیس لعین کے مکروفریب کو دور کریں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی شب برات میں کھانا کپڑا یا نقد جو ہو سکے خیرات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر چیز میں برکت دے گا۔ اور اس کی روزی کشادہ فرمائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پندرہویں شعبان کو زندہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مرنے کے بعد زندہ رکھے گا۔

اور مفتاح الجنان میں ہے جو شخص چودہ شعبان کو غروب آفتاب کے قریب لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم چالیس مرتبہ اور درود شریف سو بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس حوران بہشتی اس کی خدمت کیلئے مقرر کرے گا۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں شعبان کی درمیانی رات یعنی شب برات کو بزرگ و معظم رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معظم ومکرم کیا ہے۔ اور ارشاد فرمایا جو شخص دوزخ سے امان چاہے وہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ سبحان اللّٰہ۔ سبحان اللّٰہ۔ بڑی مقدس ومبارک وہ رات ہے۔

کشاف و تفسیر کبیر وتفسیر سراج منیر و تفسیر جمل و تفسیر صاوی و تفسیر ابوالسعود و روح البیان وغیرھا میں آیۂ مبارکہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ کے تحت میں ہے۔

جلالین شریف کی عبارت ہے نزل فیھا من ام الکتاب من السماء السابعۃ

الٰی سماء الدنیا۔

اور جمل کی عبارت یہ ہے ای جملۃ ام الکتاب ای اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا و معنٰی انزالہ من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا۔ یعنی اسی رات میں قرآن عظیم تمام وکمال لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا ۔ پھر آسمان دنیا سے نجماً نجماً بندوں کی ضرورت کے مطابق حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔

اور روض الافکار میں ہے کہ حضرت سیدنا روح اللہ وکلمۃ اللہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ پہاڑ کی سیر فرما رہے تھے کہ ایک چٹان ملاحظہ فرمائی جو نہایت سڈول اور بہت صاف و شفاف تھی آپ وہاں ٹھہر کر اس چٹان کو بغور دیکھتے رہے تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! کیا یہ چٹان تم کو پسند ہے؟ عرض کی یارب! یہ چٹان بہت خوبصورت ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عیسیٰ! کیا اس چٹان کے اندر کی چیز بھی دیکھو گے؟ آپ نے عرض کی یا اللہ! ضرور دیکھوں گا۔ تو حکم الٰہی سے وہ چٹان درمیان سے شق ہوگئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ چٹان کے درمیان میں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب ایک طرف پانی کا چشمہ جاری ہے اور ایک طرف انگور کی بیل ہے جس میں انگور کے خوشے لگے ہیں۔ جب اس نے نماز ختم کی آپ نے اس سے سلام ومصافحہ فرمایا اور دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اور یہاں کیا کرتے ہو؟ عرض کیا میں موسوی امت کا ایک فرد ہوں ۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھ کو عبادت کرنے کیلئے انسانوں سے الگ تنہائی کی جگہ عنایت فرما۔ تو رب کریم جل جلالہ نے اس چٹان کے اندر مجھے خلوت کی جگہ بخشی۔ نہ مجھے بیوی بچوں کا خیال ہے نہ یار ودوستوں کے میل جول میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ نہ اپنے کھانے پینے کی فکر ہے۔ کھانے کے لئے اس بیل میں انگور ہوتے رہتے ہیں اور پینے کو یہ پانی کا میٹھا ٹھنڈا چشمہ ہے۔ دن میں روزہ رکھتا ہوں اور ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پتھر کی اس سل کے اندر تم کب سے ہو؟ کتنی مدت اس میں رہے؟ عرض کی چار سو برس مجھ کو اس چٹان میں رہتے اور اسی طرح روزے رکھتے اور عبادت کرتے گزر گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ سماعت فرما کر بارگاہ خداوندی میں عرض کی ۔ الٰہی! تیرے بندوں میں اس بندے کی سی عبادت تو کسی اور کی نہ ہوگی کہ اس نے دنیا کی فکروں

سے آزاد ہوکر چارسو برس ہر وقت عبادت میں رہا اور چارسو برس کے روزے رکھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی من صلّی لیلة النصف من شعبان من امة محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہ و اصحابہ وسلم رکعتین فھو افضل من عبادته ار بع مائة سنة یعنی جو شخص میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی امت والا شعبان کی پندرہویں رات میں دو رکعت نماز پڑھے گا وہ اس کی چارسو برس کی عبادت سے زیادہ بہتر و برتر ہوگا اور اس سے زیادہ ثواب پائے گا فسبحان اللّٰہ و بحمدہ۔

اور فتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے کہ اس رات میں ارواح مومنین اپنے اپنے عزیزوں قریبوں کے گھروں پر آتی ہیں اور کہتی ہیں اے گھر والو! تم ہمارے گھروں میں رہتے ہو۔ ہمارے مالوں کو برتتے ہو۔ ہمارے بچوں سے خدمت لیتے ہو۔ خدا کے واسطے ہمیں کچھ دو۔ ہمارے لئے ایصال ثواب کرو۔ ہمارے نامۂ اعمال ختم کردیئے گئے اور تمہارے نامۂ اعمال ابھی جاری ہیں۔ اگر گھر والے حسب مقدرت ایصال ثواب و فاتحہ و ختم و خیرات کرتے ہیں تو یہ ارواح خوش خوش ان کے حق میں دعائے خیر کرتی ہوئی واپس چلی جاتی ہیں۔ اور اگر گھر والے ناخلف وہابی ہوئے جو فاتحہ وایصال ثواب کو کفر و شرک و حرام و بدعت کہتے ہیں تو یہ ارواح خالی واپس ہوتی ہیں اور گھر والوں کے لئے دعائے نقصان و خسران کرتی ہیں۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ

اور ایک حدیث پاک حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اذاکان یوم العید و یوم العشر و یوم الجمعة الاولی من شهر رجب و لیلة النصف من شعبان و لیلة الجمعة یخرج الاموات من قبو رهم و یقفون علیٰ ابواب بیوتهم و یقو لون تر حموا علینا فی هذه اللیلة بصدقة ولو بلقمة من خبز فانا محتا جون الیه فان لم یجدواشیئًا یر جعون بالحسرة یعنی جب عید کا دن ہوتا ہے یا روز عاشورہ یا رجب کے مہینہ کا پہلا جمعہ یا شعبان کی پندرہویں رات یا جمعہ کی رات تو مردے اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور اپنے اپنے گھروں کے دروازوں پر وہ روحیں ٹھہرتی ہیں اور کہتی ہیں اے گھر والو! ہمارے اوپر رحم و کرم، مہربانی کرو۔ آج کی رات میں ہمارے لئے کچھ صدقہ کرو۔ اگرچہ ایک نوالہ روٹی کا صدقہ دو۔ کیونکہ یقیناً ہم لوگ صدقہ خیرخیرات فاتحہ ایصال ثواب کے محتاج ہیں۔ پس اگر وہ روحیں کچھ نہیں پاتیں یعنی گھر والے فاتحہ درود کچھ نہیں

کرتے تو وہ روحیں حسرت و نا امیدی کے ساتھ واپس جاتی ہیں۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔

اب جس زندہ کی مرضی ہو ختم فاتحہ کرے اور اپنے مرے ہوؤں کو خوش خوش واپس کرے۔ اور جس ناخلف کی مرضی ہو وہ اپنے مرے ہوؤں کو اپنے دروازے سے نا امید واپس کرے۔ اور روحوں کو اپنے گھروں پر آنے کی حدیثیں دیکھنا ہوں تو حضور پُر نور سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی الرحمٰن عنہ کا رسالہ مبارکہ ''ایتان الارواح'' کا مطالعہ کریں۔ سبحان اللہ کیسی رات ہے جس میں حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سید الشافعین بنا دیا۔ تفسیر کبیر وتفسیر جمل وتفسر صاوی میں ہے کہ شب برات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام امت کی شفاعت کا اختیار کلی عطا فرما دیا۔

یہ شبِ شبِ برات ہے رحمت کی رات ہے
بخشش کی آج شام ہے برکت کی رات ہے

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم شب برات میں بنفس نفیس بقیع شریف قبرستان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔

اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینہ میں اتنے روزے نہ رکھتے جتنے شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور والا شعبان میں بہت روزے رکھتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا ذاک شهر بين رجب و رمضان يغفر الناس عنه و فيه يرفع اعمال العبد الى الرب فاحب ان يرفع عملى و انا صائم۔ یعنی یہ شعبان کا مہینہ رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان میں ہے۔ اس میں لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے اور اس میں بندوں کے اعمال رب تبارک وتعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتے ہیں۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل روزے کی حالت میں پیش کئے جائیں۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مارأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه و علىٰ آله و اصحابه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان و

رمضان یعنی میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو دو مہینہ کے پے درپے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی و ابن ماجة عنها۔

اور حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مار أیته فی شهر اکثر منه صیا مافی شعبان یعنی میں نے حضور والا کو شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ رواہ البخاری و مسلم عنها۔

اور حضور تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں فضل شعبان علیٰ سائر الشهور کفضلی علیٰ سائر الانبیاء یعنی ماہ شعبان کو تمام مہینوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی مجھے فضیلت تمام نبیوں پر حاصل ہے علیٰ نبینا و علیهم الصلاة و السلام فسبحان اللّٰه و بحمده۔

اور حدیث شریف میں ہے۔ سئل النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و علیٰ آله و اصحابه وسلم ای الصیام افضل بعد رمضان قال شعبان یعنی حضور نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم سے دریافت کیا گیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد کس مہینہ کے روزے زیادہ فضیلت والے ہیں۔ ارشاد فرمایا شعبان کے روزے افضل ہیں۔

اور حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں اذا دخل شعبان طهر وا انفسکم لشهر رمضان وحسنوا نیتکم فیه فان فضل شعبان کفضلی علیکم الا ان شعبان شهری فمن صام منه یوماً حلت له شفاعتی۔ یعنی جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لئے پاک کرو اور اپنی نیتوں کو اچھا کرو کہ بیشک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے میری عظمت و بزرگی ہے تم لوگوں پر۔ خبردار ہو جاؤ کہ بیشک شعبان میرا مہینہ ہے تو جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہوگئی۔ فسبحان اللّٰه و بحمده۔

اور حضور آخر الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں رجب شهر اللّٰه و شعبان شهری و رمضان شهر امتی یعنی رجب المرجب اللہ تعالیٰ کا

مہینہ ہے۔اور شعبان المعظم میرا مہینہ اور رمضان المبارک میری امت کا مہینہ ہے۔

اور خاص شعبان کی پندرہویں تاریخ کے روزے کی فضیلت میں یہ حدیث کریم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں۔من صام یوم الخامس عشر من شعبان لم تمسه النار یعنی جو شخص شعبان کی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھے گا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ سبحان الله سبحان الله۔

علامہ صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نزہت میں فرماتے ہیں۔علمائے کرام نے فرمایا ہے شعبان میں پانچ حروف ہیں۔اول ''شین'' جس سے اشارہ ہے کہ اس مہینہ میں روزہ رکھنے والے کو شرف حاصل ہوتا ہے۔دوم ''عین'' جس سے اشارہ ہے کہ اس مہینہ کی عظمت کرنے والے کی دنیا میں عزت ہوگی اور عقبیٰ میں مرتبہ عظیم پائے گا۔اور سوئم ''ب'' اس کا اشارہ ہے کہ دنیا میں برکت حاصل ہوگی اور قبر میں روشنی اور محشر میں بلندی و بالائی حاصل ہو۔اور چہارم ''الف'' جس سے ایما ہے کہ اس مہینہ کی عزت کرنے والے کو دنیا میں امن و ایمان ملے اور قیامت کے روز امان حاصل ہو۔اور پنجم ''نون'' یعنی دنیا میں نور اور آخرت میں نجات ملتی ہے۔جو شخص شعبان کی بزرگی کا لحاظ رکھتا ہے۔اور فرمایا کہ شعبان ابر کی طرح ہے اور رمضان بارش کی مانند ہے۔اور ظاہر ہے کہ جب تک بادل نہ ہو بارش نہ ہوگی۔یعنی جب تک شعبان میں روزے رکھ کر خیر خیرات کر کے خود کو پاک نہ کرے گا رمضان المبارک کے فیضان سے فیضیاب نہ ہوگا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خطبہ میں نقل فرمایا ہے کہ شهر انشق فيه القمر لسيد و لدعدنان یعنی شعبان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے لئے چاند دو ٹکڑے ہوا۔یعنی اسی مہینہ میں معجزۂ شق القمر کا ظہور ہوا۔سبحان الله۔اور یہی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شعبان شهري ترفع فيه اعمال العباد الى الله تعالىٰ مامن عبدٍ يصوم منه ثلاثة ثم يصلي عَلَىَّ عند افطاره ثلاث مراتٍ الاغفرت ذنوبه وبورك له في رزقه و حمله الله تعالىٰ يوم القيمة علىٰ ناقةٍ من نوق الجنة فلا يبرح عليها حتىٰ يد خل الجنة یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اس میں بندوں کے اعمال

اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مسلمان بھی اس ماہ میں تین روزے رکھے گا اور افطار کے وقت مجھ پر تین تین بار درود شریف پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کی روزی میں برکت کی جائے گی اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنتی اونٹنی پر سوار کرے گا تو اسی پر سوار ہو کر جنت میں داخل ہوگا۔ فسبحان اللہ وبحمدہ۔

خلاصہ یہ کہ مسلمان کو ماہ شعبان میں اور خاص کر شب برات میں خیر خیرات وصدقات کرنا چاہئے۔ نوافل پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ درود شریف پڑھیں۔ میلاد شریف پڑھیں اور سنیں۔ صلاۃ وسلام وذکر الٰہی اور ذکر سرکار رسالت پناہی کے حلقے کریں۔ اور ان میں شرکت کریں۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کریں۔ استغفار کی کثرت کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تضرع وزاری کے ساتھ حضور اکرم سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے وسیلہ میں دعا مانگیں۔ اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے اور تمام مسلمانان اہلسنت مرد وزن کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کے پیارے محبوب دانائے جمیع خفایا وغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا واسطہ اور وسیلہ پیش کر کے امن وسلامتی وعفو وعافیت واستقامت بر مذہب اہلسنت کی دعا کریں۔ اور اموات مسلمین کے لئے فاتحہ وایصال ثواب کریں اور مسلمانوں کے قبرستان میں جائیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور اس مبارک دعا کی اس رات میں کثرت کریں۔ اللّٰھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنا یا کریم۔ شب برات میں خود حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بنفس نفیس بقیع شریف کے قبرستان میں جلوہ افروز ہونا خود امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بھی مانا ہے۔ ملاحظہ ہو اس کی کتاب صراط مستقیم صفحہ ۵۴، وصفحہ ۵۵، مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے پس ادعیہ کہ درحق اموات در وقت حضور قبور یا غیبت آں بوضعے کہ از جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مروی و ثابت شدہ بہماں وضع اگر بوقوع آید افضل است از اوضاع دیگر مثلاً آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم درشب برات تنہا بے اطلاع واعلام احدے در بقیع شریف بروند و دعا فرمودند و کسے را از صحابہ امر نفرمودند کہ دریں شب بر مقابر باید رفت و دعا باید کرد چہ جائیکہ تاکید کردہ باشند پس آنحال اگر کسے اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منظور داشتہ درشب برات در مقبرہ و مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند و ابمخالفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ملام کردن نمی رسد لیکن ایں قدر باید فہمید کہ ایں امر شدہ برسم انجا

میدہ حقیقت کاردراں باقی نہ ماند۔ یعنی پس وہ دعائیں جو گزرے ہوؤں کے لئے قبرستان میں حاضری کے وقت یا بغیر حاضری کے اس طریقہ پر جو حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم سے مروی وثابت ہیں اگر اسی طریقہ پر واقع ہوں تو زیادہ بہتر ہے بہ نسبت دوسرے طریقوں کے۔ مثلاً وہ سرور عالم وعالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم شب برات میں بغیر خبر واطلاع کے بقیع شریف قبرستان تشریف لے گئے اور دعا فرمائی اور صحابۂ کرام میں سے کسی کو حکم نہ فرمایا کہ اس رات میں قبرستان میں جانا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے۔ تو تاکید کہاں پس ایسی صورت میں اگر کوئی مسلمان حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے شب برات میں قبرستان اور نیکوں کے مجمع میں جائے اور دعاؤں کی کثرت کرے تو اس کو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے ملامت لعن طعن نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اتنا جان لینا چاہئے کہ یہ کام ہوتے ہوتے رسم ہو جائے گا۔ اور حقیقت اس کام کی باقی نہیں رہے گی۔

سنی مسلمان بھائی دہلوی کی اس عبارت میں غور فرمائیں کہ کتنے کتنے دھوکے دیئے ہیں۔ **اول** یہ کہ کہتا ہے ”بے اطلاع واعلام احدے“ یہ قید کیوں بڑھا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو شب برات میں قبرستان جانا حرام بتادے **دوم** یہ کہ ”وکسے راازصحابہ امر نفرمودند کہ دریں شب برمقابر باید رفت ودعا باید کرد“۔ معاذ اللّٰہ کیسی عیاری ومکاری کرتا ہے۔ یہ ساری قیود مسلمانوں کو قبرستان جانے سے روکنے کے لئے ہیں۔ اور ”امر نفرمودند“ کس بے حیائی وڈھٹائی سے کہتا ہے حالانکہ امت کی رہبری کے لئے لکھتا تو یوں لکھتا کہ وکسے راازصحابہ منع نفرمودند مگر وہابی دھرم کا تو منشا یہی ہے کہ مسلمانوں کو خیر خیرات سے روکا جائے۔ اور اللہ ورسول کی بارگاہ کا غدار اور اولیائے کرام سے باغی بنایا جائے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم مسلمان سنی بھائی خوب یاد رکھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے افعال مبارکہ کی پیروی کرنے میں امت کو دو باتیں دیکھنا ہیں پہلی یہ کہ یہ فعل حضور اقدس کی خصوصیات سے تو نہیں ہے کسی حدیث پاک سے یہ تو نہیں ثابت ہوتا دوسری یہ کہ اس کام سے حضور والا نے امت کو منع تو نہیں فرمایا ہے تو شب برات میں سرکار کا جلوہ افروز ہونا حضور اقدس کا خاصۂ مبارکہ بھی نہیں ہے اور منع فرمانا تو کجا بلکہ دوسری احادیث مبارکہ میں امت کو قبرستان جانے کا حکم فرماتے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں نہیتکم عن زیارۃ القبور الافزور وھا یعنی پہلے میں نے قبروں کی زیارت سے تم کو منع فرمایا تھا۔ خبردار

ہو جاؤ اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اور اس ارشاد پر حضور والا نے عمل فرما کر بھی امت کو بتا دیا۔ تو امام الوہابیہ کے بقول عبارت یہ ہوئی کہ وامت را بر فتن مقابر امر فرمودند۔ فسبحان اللّٰہ و بحمدہ۔ **سوم** یہ کہتا ہے کہ "چہ جائیکہ تاکید کردہ باشد" وہ اپنی پھوٹی آنکھوں سے دیکھے کہ ارشاد اقدس ہے الافزوروھا۔ سبحان اللّٰہ۔ **چہارم** کہتا ہے کہ "اگر کسے اتباع پیغمبر منظور داشتہ در شب برات در مقبرہ و مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند اور ابمخالفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ملام کردن نمی رسد" دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ دے رہا ہے کہ اتباع پیغمبر بھی بتاتا ہے اور مخالفت بھی کرتا ہے۔ اور پھر یہ بھی کہتا ہے کہ اس مخالف رسول کو برا نہ کہو۔ معاذ اللّٰہ رب العلمین۔ جب امام الوہابیہ مخالف رسول کو مخالفِ رسول جانتے ہوئے بھی اسے اچھا جانتا مانتا ہے تو یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا مخالف ہے اور رسول اللہ کا مخالف مسلمان نہیں ہوسکتا۔ **پنجم** کہتا ہے کہ "ایں قدر باید فہمید کہ ایں امر شدہ برسم انجامیدہ" اس کا مطلب یہ ہے کہ کس طرح مسلمان قبرستان کو نہ جائیں اس رسم کو صرف اتنے اشارہ سے سمجھ لیجئے کہ دیوبند کے مدرسہ میں درجہ بندی و وقت کی پابندی کتابوں کی قیود وغیرہ وغیرہ سب حقیقت سے دور اور بدعت سیئہ وحرام ہے۔ اس کی مزید وضاحت آپ لوگ خود فرمائیں۔ **ششم** "حقیقت کار دراں باقی نہ ماند" تعجب ہے کہ مسلمان یہ سمجھ کر کہ شب برات میں قبرستان جانا سنت رسول ہے ہم اس سنت کی پیروی کررہے ہیں۔ جب قبرستان جائیں گے تو حقیقت پیروی سنت رسول کیوں نہ رہے گی۔ استغفر اللّٰہ۔

اعتراض دیوبندی کہا کرتے ہیں کہ سنی لوگ شب برات میں قبرستانوں میں کیسی کیسی بدعتیں کرتے ہیں۔ کہیں پر سبیل لگاتے ہیں، قبرستان میں روشنی کرتے ہیں اور قبرستان کے باہر دکانیں کھانے اور چائے اور پھول وغیرہ کی لگاتے ہیں۔ اور مولود پڑھتے ہیں۔ یہ سب حرام و بدعت ہے اس کا کہیں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جواب اولاً کسی چیز کا حرام ہونا اور ہے اور کسی چیز کے حرام ہونے کا حکم نہ ہونا اور چیز ہے اور جس چیز کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حرام نہیں فرمایا اسے کون حرام کہہ سکتا ہے۔ کوئی دیوبندی ان چاروں مذکورہ چیزوں میں سے کسی ایک کو حرام نہیں ثابت کرسکتا ہے۔ ولو کان بعضهم لبعض ظهيرا ثانیاً اگر ذرا بھی عقل سے کام لے تو سمجھ میں آجائے کہ جس مسلمان کو جب معلوم ہوگا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم شب برات میں قبرستان میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تو وہ حضور اقدس کی پیروی میں خود بھی جانا چاہے گا۔ یا کوئی عالم دین یا بزرگ اس سنت پر عمل کرے یعنی شب برات میں قبرستان جائے تو اس کے

شاگرد اور مریدین اور متوسلین بھی معلوم ہونے پر ضرور جائیں گے۔ اور یہ جانے والے ہر سال زیادہ ہوتے جائیں گے۔ اب ان مسلمانوں میں کسی کو پیاس لگے گی اور کوئی وضو کرنا چاہے گا تو اگر مسلمانوں کے آرام کے لئے کسی نے سبیل لگا دی تو یقیناً وہ شخص ثواب پائے گا۔ رہی قبرستان میں روشنی کرنا تو یہ مسلمان قبرستان جانے والے وہاں پہنچ کر یہ تمنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے گزرے ہوئے رشتہ دار اپنے باپ دادا کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر یا قریب میں بیٹھ کر کچھ پڑھیں اور اس شوق میں قبروں کے بیچ میں گزرتے ہیں۔ اور قبروں کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں کوئی اونچی کوئی نیچی کوئی زمین کے اندر ادھر شریعت مطہرہ کا حکم ہے قبر پر پیر نہ رکھو ٹھوکر نہ مارو قبر پر نہ چڑھو۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ قبر سے تکیہ لگائے ہے تو ارشاد فرمایا صاحب القبر ولا یوذیك اوکما قال۔ یعنی اے قبر سے تکیہ لگانے والے قبر والے کو تو اذیت نہ دے اور وہ تجھ کو تکلیف نہ دے۔ حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ قبر مسلم کی اگر کسی قسم کی بے ادبی و توہین ہوتی ہے تو میت کو ایذا و تکلیف ہوتی ہے یعنی اسے احساس ہوتا ہے جبھی تو تکلیف ہوتی ہے پھر وہ میت اس ایذا دینے والے کو ایذا دیتی ہے۔ سبحان اللہ یہ تصرف واختیار تو عام مردوں کا ہے اور مقبولان بارگاہ خداوندی ومحبوبان الٰہی کے تصرفات واختیارات کا کیا کہنا ہے اور یہیں یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی زندہ کی طرف سے قبر والے کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو قبر والے کی جانب سے اس زندہ کو بھی خیر پہنچی ہے فالحمد للّٰہ رب العٰلمین تو قبرستان والے اس روشنی کے محتاج نہیں۔ مگر یہ حاضرین وواردین وصادرین ضرور ضرور اس روشنی کے حاجت مند ہیں۔ ان لوگوں کی محتاجی کو دیکھ کر اگر مسلمانوں نے وہاں روشنی کا انتظام کر دیا تاکہ قبروں کی بے ادبی نہ ہو زندہ یا مردہ کسی کو تکلیف نہ ہو یا لوگ اس روشنی میں قرآن عظیم کی یا دلائل ودیگر وظائف کی تلاوت کریں تو اس میں کفر وشرک کیا ہوگا۔ الحمدللہ کہ کسی وہابی دیوبندی کے پاس اس میں حرام وکفر وشرک ہونے کی کوئی دلیل مکڑی کے کمزور جالے کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور یہی مسلمان زائرین جب تلاوت وفاتحہ کرنے آئے تو اگر کسی نے مولود شریف بھی پڑھا تو اس میں کیا برا ہوا۔ یہ تو ذکر مصطفےٰ ہے اور ذکر مصطفےٰ ہی کے لئے قرآن کریم میں ورفعنالك ذكرك ہے۔ یہی تو ذکر مسلمانوں کے ایمانوں کا چین اور جانوں کی راحت ہے اور سبب نزول رحمت ہے۔

حضور پرنور سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین رأس العلماءِ الراسخین حجۃ اللہ فی الارضین آیۃ من آیات اللہ رب

العالمین فاضل ابن الفاضل مولانا الحاج مفتی حافظ قاری شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی الرحمٰن تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اور وہابیوں دیوبندیوں کے متعلق خصوصیت سے فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

تو میلاد شریف جائز و مستحسن ہے اور باعث نزول خیر و برکت ہے۔ اب رہیں قبرستان کے قریب چائے اور کھانے کی دکانیں لگانا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان زائرین میں بہت سے مسلمان وہ ہوتے ہیں جو شب برات کی بیداری اور پندرہ شعبان کے روزہ دونوں سے بہرہ مند ہونا چاہتے ہیں۔ اور قبرستان میں انہیں پڑھتے پڑھتے رات قریب ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اپنے گھر جائیں تو سحری کی سنت سے برکت حاصل نہیں کر سکتے۔ لہذا وہ چاہتے ہیں کہ کچھ کھانا مل جائے تا کہ سنت سحری ادا کی جائے۔ دکانداروں کو یہ راز معلوم ہوا اور وہ دکانیں لگانے لگے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہاں پھول کی دکانیں ضرور بلبل کو اس کی محبت اور گو بریلیوں کو اس سے نفرت ہے۔ یہ اس لئے ہیں کہ بزرگان دین و مشائخ کرام نے زیارت قبور کے آداب میں سے ایک ادب یہ بتایا ہے کہ قبر پر تازہ پھول یا سبز شاخ یا پتی رکھے اس کی تسبیح سے میت کو انسیت و فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ صحیح حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔ یہ معلوم کر کے پھول والے ہار پھول کی دکانیں لگانے لگے اور سنی مسلمان ہار پھول خرید کر قبروں پر چڑھانے لگے۔ مگر ان بیچاروں کو کیا خبر کہ وہابیوں کی قسمت میں ہمیشہ سے ہار ہے۔ تو بحمدہ تعالیٰ یہ سب کام جائز ہیں۔ وہابی دیوبندی کتنا ہی حرام کریں حرام کرائیں۔ کہیں لکھیں چھاپیں مگر اس طرح یہ کام حرام نہیں ہو سکتے۔ والحمد لله رب الغلمين اور اسی طریقہ سے تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی و عرس وغیرہ میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ اور وہابی، دیوبندی خواہ مخواہ اپنی منہ زوری سے کفر و شرک بتاتے اور حرام کراتے ہیں۔ اور دلیل سے ان کے ہاتھ بالکل خالی ہیں۔

والعیاذ باللّٰہ رب العٰلمین اور ہو سکے تو شب برات میں یہ دعا بھی پڑھیں کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان اس دعا کو شب برات میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بری موت اور ناگہانی اور اچانک موت سے محفوظ رکھے گا۔

(وہ مبارک دعا اس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔)

فاتحہ

رہا اس رات میں خصوصیت کے ساتھ فاتحہ ایصال ثواب تو کوئی وہابی غیر مقلد نجدی اور وہابی دیوبندی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ہرگز ہرگز ناجائز وممنوع وحرام نہیں ثابت کرسکتا کفر و شرک تو کجا بلکہ احادیث مبارکہ سے کھلم کھلا ثبوت جواز موجود ہے۔ مگر ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔ سنئے۔

حدیث شریف میں ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور والا! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کے لئے کیا صدقہ ایصال ثواب کروں۔ ارشاد فرمایا اَلماءُ یعنی پانی کا صدقہ اس وقت بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھدوایا۔ جب کنواں تیار ہو گیا تو اس کے کنارے کھڑے ہو کر آپ نے دعا کی۔ ھذہ لام سعد۔ بارخدایا اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ عبادت مالی کا ثواب اموات گزرے ہوؤں کو بخشنا جائز ہے۔ بلکہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ارشاد سے زمانۂ نبوی میں ہوا ہے تو سنت قولی ہوئی۔ سبحان اللّٰہ و بحمدہ۔

دوسری حدیث شریف یہ ہے عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہ وسلم انا نتصدق عن موتا نا و نحتج عنهم وندعو لهم فهل يصل ذالك لهم قال نعم انه ليصل اليهم و انهم ليفرحون به كما يفرح احد كم بالطبق اذا اهدى اليه یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم مردوں کے لئے صدقہ کرتے اور خیرات دیتے (فاتحہ کراتے) ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں تو کیا (یہ) انہیں پہنچتا ہے۔ ارشاد فرمایا ہاں ضرور انہیں پہنچتا ہے اور یقیناً اس کے پہنچنے سے انہیں فرحت ومسرت وخوشی حاصل ہوتی ہے جس طرح تم میں سے کسی کو کوئی طبق تھال

ہدیہ ملنے پر خوشی وشادمانی حاصل ہوتی ہے۔ رواہ ابو حفص العکبری (شامی جلد ثانی)۔

اس حدیث شریف سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی اموات گزرے ہوؤں کیلئے صدقہ ایصال ثواب کرنے کا رواج تھا۔ اور یہ بھی واضح ہوا کہ وہ حضرات کرام اس کو جائز جانتے تھے ورنہ کیوں کرتے۔ رہ گیا سوال کرنا تو صرف اس لئے تھا کہ حضور والا کی زبان مبارک سے سنیں کہ ہمارے صدقے ہماری خیرات ہماری دعائیں انہیں پہنچتی ہیں یا نہیں اور حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے سن کر اطمینان کامل حاصل ہو اور بعد والوں کے لئے سند ہو کہ معترض وہابی کے آگے اسے ذکر کر کے اس کی دہن دوزی کر سکیں۔ اب وہابی بتائیں کہ وہ فاتحہ ایصال ثواب کو حرام وکفر بتا کر نئی شریعت گڑھ کر جہنم کے کس گڑھے میں پہنچے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عبادت مالی وعبادت بدنی دونوں کے ثواب حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے گزرے ہوؤں کو بخشا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ پیاری مثال بیان فرما کر انہیں اور ترغیب دلادی فسبحان اللّٰہ و بحمدہ۔

تیسری حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے جس گھر والوں میں سے کوئی مرجاتا ہے اور وہ لوگ اس کے بعد اس کے لئے صدقہ فاتحہ ایصال ثواب کرتے تو (حضرت) جبرئیل اسے طبق سے لے جا کر اس میت کو ہدیہ دیتے ہیں اور اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں یاصاحب القبر العمیق هذه هدية اهد اها اليك اهلك فاقبلها فيد خل عليه فيفرح بها و يستبشر ويحزن جيرانه الذين لايهدیٰ اليهم شئ یعنی اے گہری قبر والے ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اس کو قبول کر۔ پھر اندر جاتے ہیں تو قبر والا اس ہدیہ سے خوش ہوتا ہے اور فرحت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے پڑوسی قبر والے جن کو بخشا نہیں گیا ہدیہ نہیں پہنچا وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

ف۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عبادت مالی وعبادت بدنی دونوں کا ایصال ثواب جائز ہے۔ فالحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

چوتھی حدیث شریف وہ ہے جو امام الوہابیہ نے بیان کی اور مذکور ہوئی کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم قبرستان شب برات میں تشریف لے گئے اور دعا فرمائی اور چونکہ تنہا جلوہ افروز ہوئے تو یہ بات مخفی رہی کہ حضور والا نے کچھ تلاوت بھی فرمایا یا نہیں۔

اوہ پیارے سنی بھائیو! حضور اقدس کا صرف دعا فرمانا کہ یا اللہ! ان پر رحم فرما۔ ہمارے ہزاروں، لاکھوں قرآن عظیم پڑھ کر اس کا ثواب بخشنے سے کروڑوں، سنکھوں، مہا سنکھوں درجہ زائد بہتر و برتر ہے۔ ہاں بعض احادیث مبارکہ سے جن میں غلاموں کو پڑھنا تعلیم فرمانا ہے ان سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ سرکار دولت مدار نے ضرور کچھ تلاوت فرمایا ہوگا۔ ایک حدیث یہ ہے۔

پانچویں حدیث شریف حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا من مرعلی المقابر تقرأقل هو الله احد احدیٰ عشرة مرة ثم و هب ثوابه للاموات اعطی من الاجر بعددالاموات یعنی جو شخص قبرستان میں جائے اور قل هو الله احد شریف گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب گزرے ہوئے کو بخشے تو اس پڑھنے والے کو ان مردوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔ رواه الدار قطنی۔

چھٹی حدیث شریف۔ حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا تصدق احدکم بصدقة تطوعاً فلیجعلها عن ابویه فیکون لهما اجرها ولا ینقص من اجره شئ یعنی جب تم میں کوئی شخص نفلی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے ماں باپ کی طرف سے کردے تو اس کا اجر اس کے ماں باپ کو بھی ملے گا اور اس کے اجر میں سے کچھ کم نہیں ہوگا۔ رواه الطبرانی و البیهقی فی الشعب۔ ان حدیثوں سے یہی معلوم ہوا کہ عبادت مالی و عبادت بدنی دونوں کا ایصال ثواب جائز ہے تو اگر کسی نے بیک وقت ایصال ثواب میں دونوں یعنی عبادت بدنی و عبادت مالی کو جمع کردیا کہ کھانا اور ختم قرآن یا شیرینی و ختم قرآن تو یہ حرام کیسے ہو جائے گا۔ اور یہ بھی دیکھئے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کس کس طریقے سے فاتحہ ایصال ثواب کے کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ سبحان الله سبحان الله و بحمده۔

امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل نے صراط مستقیم صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے تفصیل ایں اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مردوں کو زندوں کی عبادتوں کا ثواب یقیناً پہنچتا ہے۔

اور اسی طرح صراط مستقیم صفحہ ۵۴ پر ہے۔ سبیل دوم آنکہ زندہ فعلے کند کہ مقصود ازاں نفع ثواب رسانیدن بمیت منظور باشد یعنی دوسرا طریقہ یہ ہے کہ زندہ کوئی کام کرے جس کا مقصود میت کو نفع و ثواب پہنچانا منظور ہو۔

سوم اسی صراط مستقیم صفحہ ۶۲ پر ہے وثواب عبادت قولی و فعلی و مالی بروح مقدس آنجناب

رسانیدن۔ یعنی اور عبادت قولی وعبادت فعلی وعبادت مالی کا ثواب بارگاہ نبوت میں پیش کرنا حضور اقدس کی محبت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

سبحان اللہ وہابیوں دیوبندیوں کو یہ تینوں تو بہت بھاری پڑ گئے۔ فقیر کا خیال ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں کے آگے یہ تینوں ذکر کردینا کافی ووافی ہے۔ کیونکہ دہلوی کی اتباع پیروی ان دونوں پر ضروری اور لازم ہے۔ رہا تعین یوم دن مقرر کرنے کا اعتراض تو اولاً اس دن مقرر کرنے میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ جناب حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی فیصلہ ہفت مسئلہ میں لکھتے ہیں کہ دن مقرر کرنے سے وہ کام اپنی تاریخ میں ہوجاتا ہے ورنہ پڑا رہتا ہے۔ ثانیاً شب برات یا چودہ شعبان امت نے نہیں مقرر کی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ٥ فِیۡهَا یُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِیۡمٍ ٥ اس کے تحت میں مفسرین کرام نے ایک قول نقل کیا کہ لیلۃ المبارکہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اور اس کے نام بتائے اور حدیثوں سے اس قول کو مدلل وموئید کیا اور حضور سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس رات کی وہ بخشش ورحمت وعظمت بیان فرمائی اور لیلۃ النصف من شعبان کے مبارک لفظوں سے صاف صاف فرمادیا تو یہ تقرر من جانب الشارع ہے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

اب ذرا گنگوہی صاحب کی بھی سنئے۔ براہین قاطعہ صفحہ ۲۸ پر ہے پس یہ حاصل ہوا کہ جس کے جواز کی دلیل قرون ثلثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہ ہوا اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔ دیوبندیو! دیکھو گنگوہی کے فتویٰ سے فاتحہ ایصال ثواب کی ہر صورت تیجہ وغیرہ وغیرہ سب سنت ہوگیا۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

شب برات کا حلوا

اس حلوے پر بھی وہابی دیوبندی حرام کے فتوے دیتے ہیں۔ اور امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تذکیر الاخوان صفحہ ٦٦ مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ میں صاف لکھدیا کہ شعبان میں حلوہ پکانا اور صفحہ ٦٣ پر ہے کفر ونفاق ہے یعنی جو مسلمان شب برات میں حلوا پکائے وہ کافر ومنافق ہے۔ کفر تو وہابی کی بڑھتی دولت ہے اسی کو مبارک۔ مگر سنی بھائیوں سے عرض ہے کہ چودہ شعبان کو تیاری حلوا صرف اس لئے ہوئی کہ مسلمانوں نے خیال کیا کہ یہ دن سال کا آخری دن ہے آج اپنے اہل و

عیال عزیز و اقارب دوست و آشنا کو کوئی عمدہ اور مرغوب چیز کھلائے اور اس سے ان کی خاطر و مدارات کر کے سنیوں کی خاطر داری بھی ہو اور صلۂ رحمی بھی اور غربا پروری بھی ہو۔ لہذا سنی مسلمانوں کے پیشواؤں نے غور کیا کہ حضور سرور انبیاء محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو کون سی چیز پسندیدہ و مرغوب ومحبوب تھی تو انہیں حدیث شریف ملی کہ حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علیٰ اٰلہ و اصحابہ وسلم یحب الحلوا و العسل ۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے یا میٹھی چیز اور شہد کو مرغوب رکھتے تھے ۔ رواہ البخاری ۔ لہذا یہ دیکھ کر بزرگان دین نے فرمایا کہ یہی بہتر ہے کہ حلوا پکایا جائے ۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك اب ذرا ہوشیار ہو کر شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا فتویٰ سنئے اور پڑھئے ۔ شاہ صاحب کے ملفوظات میں ہے باز از ابتدائے کرامت شب برات فرمود کہ در شب پانزدہم شعبان بعد عشاہ قریب سنہ وصال بخانہ آمدہ بود کہ ناگاہ جبرئیل آمد وگفت اک روز شب مبارک وتقسیم برأت یک سالہ ست برخیز و برائے مدفونان جنت بقیع درانجا رفتہ دعا کن چنانچہ آنحضرت ہمیں کردند برائے آں رسم فاتحہ دریں شب ست خواہ نان وحلوا خواہ ہرچہ خواہد مگر در ہند حلوامی باشد و در بخارا و سمرقند قتلما وغیرہ می کنند یعنی سنہ وصال کے قریب شعبان کی پندرہویں رات میں حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کاشانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے کہ حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کی یہ مبارک رات ہے آج سال بھر کے کاروبار ورزق وغیرہ وغیرہ تقسیم ہوں گے جنت البقیع تشریف لے جاکر وہاں کے مدفونین کے لئے دعا کیجئے تو حضور اقدس نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے اس رات میں فاتحہ کا دستور ہے خواہ حلوا یا روٹی ہو یا کچھ اور مگر ہندستان میں حلوا ہوتا ہے اور بخارا اور سمرقند میں قتلما وغیرہ کرتے ہیں ۔ فللّٰہ الحمد۔

وہابی دیوبندی یہ دیکھیں کہ شاہ صاحب یہ کیا فرما رہے ہیں ۔ اور ایک فتویٰ اور سنئے ۔ اور وہ بھی اسی دہلوی خاندان کا فتویٰ ہے یعنی جناب شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی جو جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے بھائی ہیں وہ اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں ۔ **سوال** تخصیص ماکولات در فاتحہ بزرگان مثل کھچڑا ودر فاتحہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتوشہ در فاتحہ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و غیر ذالک وہمچناں تخصیص خورندگان چہ حکم دارد **جواب** فاتحہ وطعام بلاشبہہ از مستحسنات ست و تخصیص کہ فعل مخصص باختیار اوست کہ باعث منع نمی تواند شد وایں تخصیصات از قسم عرف عادت اند کہ مصالح خاصہ ومناسبت خفیہ ابتداءً بظہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ الیٰ آخرہ ۔ معلوم ہوا کہ شب

برات میں حلوے کی تیاری بھی مصالحہ خاصہ اور مناسبت خفیہ کی بنا پر ہوئی ہے۔ اور یہ فاتحہ اور یہ حلوا مستحسنات سے ہے۔ فاللّٰہ الحمد۔ یہی مسلمان اہلسنت کہتے ہیں تو ان پر دیوبندی فتویٰ لگاتے ہیں۔ وہی فتویٰ شاہ برادران دہلوی پر کیوں نہیں لگاتے۔ پھر یہ کہ حلوا مرغوب و محبوب غذا ہے اور مرغوب و پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ الحمد للّٰہ رب العٰلمین پھر یہ کہ سنی مسلمان پاک و طیب اور سنی مسلمان کے گھر جو حلوا تیار ہوا وہ بھی پاک اور طیب۔ اور قرآن مجید و فرقان حمید فرماتا ہے اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَ الطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ ج۔ پاک چیزیں پاک لوگوں کے لئے اور پاک لوگ پاک چیزوں کے لئے ہیں۔ اور وہابی جیسے گندے گھنونے ہیں ان کے لئے بکرے کے کپورے حلال اور مردار خوار کالا کالا کوا کھانا ثواب ہوا۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ افضل مطابع مرادآباد حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ پر ہے۔

سوال۔ گائے کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانے درست ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ درست ہیں فقط۔

اور دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند۔ صفحہ ۱۶۲ پر ہے

مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

الجواب۔ ثواب ہوگا فقط۔

یہ ہیں وہابیوں دیوبندیوں کی مرغوب غذائیں۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔ اور اسی فتاویٰ گنگوہیہ حصہ سوم صفحہ ۱۴۵ پر ایک فتویٰ ہے کہ

الجواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا یا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ فقط

یہ چیزیں دیوبندیوں کے یہاں حرام ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَ الۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ ج خبیث چیزیں (کپورے و کالے کوے) خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے ہیں۔ یہ اپنی اپنی قسمت اور اپنا اپنا حصہ ہے۔ حضرت مولانا سید غلام قطب الدین عرف برہمچاری صاحب مرحوم کیا خوب فرماتے ہیں۔

جو وہ حلوا بھی شب برات کا ناروا ہے — بتاؤ تو اس میں نجس چیز کیا ہے
روا ہے وہ خود جس کا حلوا بنا ہے — حقیقت میں منہ ہی تمہارا برا ہے
یہ گھی اور میوے کا عمدہ نوالا — اسی کو ملے جو ہو تقدیر والا

شب برات کے بعض اعمال

مقصود القاصدین میں ہے کہ جوکوئی سنی مرد یا عورت شب برات میں بعد نماز مغرب بیس رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے دس بار قل ھو اللّٰہ احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھوائے گا۔

اور جو شخص اس مبارک رات میں بعد نماز عشاء نہائے پھر تحیۃ الوضو دو رکعت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد کے آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھے اس کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ اور پھر آٹھ رکعت یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ قدر ایک دفعہ اور سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے تو ثواب عظیم پائے گا۔

اور تفسیر کشاف و تفسیر جمل و تفسیر سراج منیر میں ہے کہ جو شخص شب برات میں سو رکعت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللّٰہ احد شریف دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجتا ہے کہ وہ اس کے پاس رہیں۔ اور اسے بہشت کی خوشخبری سنائیں اور شیطان کے مکر و فریب سے اس کو بچائیں۔

دعائے شب برات کی ایک ترکیب یہ ہے کہ شب برات کی نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے۔ پہلی دو رکعت پڑھ کر ایک بار یٰسٓ شریف یا قل ھو اللّٰہ احد شریف ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دعائے شب برات پڑھے اور خیر و عافیت و سنیت کے ساتھ عمر دراز ہونے کی دعا مانگے قبول ہوگی اور دوسری دو رکعت کے بعد پھر یٰسٓ شریف ایک بار سورۂ اخلاص ۲۱ دفعہ پڑھ کر دعائے شب برات ایک بار پڑھ کر پھر دفع بلا کی دعا کرے۔ اور تیسری دو رکعتوں کے بعد پھر ایک بار یٰسٓ شریف یا ۲۱ بار قل ھو اللّٰہ احد پڑھ کر ایک بار دعائے شب برات پڑھے اس کے بعد مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی دعا مانگے۔ (دعائے شب برات اخیر میں ہے)۔

اور اشراق الدرجات میں ہے کہ چودہ رکعت نفل جس طرح مرضی ہو پڑھے اور نماز کے بعد سورۂ فاتحہ چودہ بار اور سورۂ اخلاص چودہ بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور لقد جاء کم رسول سے رب العرش العظیم تک ایک بار پڑھے۔ پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔

اور یا اس رات میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھیں۔ اور شیخ امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس بخشش والی رات میں یہ دعا زیادہ پڑھیں۔ اللّٰهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنى اللّٰهم انى اسئلك العفو و العافية و المعافاة الدائمة فى الدنيا والأخرة۔

اور علماء فرماتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان اس شب میں غسل کر کے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگائے اور سرمہ لگاتے وقت یہ مقدس و نوری درود شریف پڑھتا رہے تو پورے سال اس کی آنکھ نہ دکھے اور عبادت الٰہی میں سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اللّٰهم صل علىٰ سيدنا و مولانا محمدٍ نورك المنير و علىٰ اٰله و اصحابه و بارك وسلم۔ فسبحان اللّٰه و بحمده۔

پیارے عزیز سنی مسلمان بھائیو! یہ جو کچھ نعمتیں، دولتیں، عزتیں، عظمتیں، فضیلتیں آپ کو مل رہی ہیں سب صدقہ اور طفیل میں ہے اس آقا و مولا مدنی تاجدار سرکار ابد قرار محبوب پروردگار شفیع روز شمار خزائن و نعمائے الٰہیہ کے مختار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا۔ اسی بارگاہ بیکس پناہ سے تمہیں ہر نعمت و رفعت و شوکت و عظمت ملی اور ملتی ہے اور ملے گی کہ بخاری شریف کی صحیح حدیث شریف ہے انما انا قاسم و اللّٰه يعطى اور خوب یاد رکھو کہ لیڈر اور لیڈر نما مولوی تمہارے دشمن ہیں۔ دشمنی تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تجزیہ ہو گیا۔ اب توبہ کرو اور مصطفےٰ پیارے کے لمبے لمبے رحمت والے دامنوں کے سایہ میں آؤ۔ عزت و کرامت و رفعت و شوکت و حشمت تم کو یہیں ملے گی۔ سب بدمذہبوں بددینوں سے منہ موڑ کر مدنی تاجدار کے ہو رہو۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق خیر عطا فرمائے اور اس مبارک رات شب برات کی برکتوں اور نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین آمین ثم آمین۔ بجاه حبيبه سيد المرسلين صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله و اصحابه اجمعين و بارك وسلم و علىٰ امامنا الا مام الاعظم و علىٰ غوثنا الغوث الاعظم وعلىٰ شيخنا المجدد الاعظم و علينا معهم و بهم يا ارحم الراحمين ويا اكرم الاكرمين۔

ع ٨ ٥ ١٧

ایاتها ٨٣ (٣٦) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (٤١) ركوعاتها ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ
الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ وقف غفران
فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ ع ۱۲ / ۱۸ / ۲ وقف لازم
اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ
شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ
اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾
قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ
لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۗ
اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَمَالِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿٢٢﴾
ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا
تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيۡۤ اِذًا
لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ؕ﴿٢٥﴾
قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾ لا بِمَا
غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿٢٧﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا
عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنۡزِلِيۡنَ ﴿٢٨﴾ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ
خٰمِدُوۡنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ
اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا
قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ؕ﴿٣١﴾ وَاِنۡ
كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿٣٢﴾ ع وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ
الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ

وقف غفران

ع ٢٠

يَاْكُلُوْنَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ
وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝٣٤ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ
وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٥ سُبْحٰنَ الَّذِيْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝٣٩ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝٤٠ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝٤١ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا
يَرْكَبُوْنَ ۝٤٢ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا
هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝٤٣ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٤٤

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً
وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا
هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا
يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

وقف لازم ووقف منزل ٢ ع٨ ٣

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ
شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ
مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ صلے سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا
الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ
اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ لا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وقف غفران ١٢
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ
عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى ع ۴ ١٧ ٣
الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا
يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لا لِّيُنْذِرَ
مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً
لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ
لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا وقف لازم
نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ
الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ﴿٧٩﴾ لا الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى
اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ
اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

وقف غفران

ع ٥ ١٢

بعد نماز مغرب چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھیے۔ پہلی بار درازئ عمر بخیر و برکت۔ دوسری بار دفع بلا۔ تیسری بار مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے۔ ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسٓ ایک بار یا سورۂ اخلاص ۲۱ بار۔ اور اس کے بعد دعائے شب برات پڑھیے۔

دعائے شب برات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهِيْرَ اللَّاجِئِيْنَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًّا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاِقْتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوٰى مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَآ اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

شبِ براءت کے نفل نماز

② رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھئے۔ ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار آیت الکرسی ۳ بار قل ھو اللہ احد۔ فضیلت: ہر قطرہ پانی کے بدلے سات سو رکعت نفل کا ثواب ملے گا۔

② ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار آیت الکرسی، پندرہ بار قل ھو اللہ احد۔ سلام کے بعد سو بار درود شریف۔ فضیلت: روزی میں برکت ہوگی۔ رنج و غم سے نجات گناہوں کی بخشش، مغفرت ہوگی۔

⑧ رکعت: (دو دو رکعت کر کے) ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۵ بار قل ھو اللہ احد۔

فضیلت: گناہوں سے پاک وصاف ہوگا۔ دعائیں قبول ہوں گی۔ ثوابِ عظیم ہوگا۔

⑫ رکعت: (دو دو رکعت کر کے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد۔ ۱۲ رکعت پڑھنے کے بعد دس بار کلمۂ توحید دس بار کلمۂ تمجید دس بار درود شریف۔

⑭ رکعت: (دو دو رکعت کر کے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔

فضیلت: جو بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔

④ رکعت: (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ۵۰ بار قل ھو اللہ احد

فضیلت: گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو۔

⑧ رکعت (ایک سلام سے) ترکیب: ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ۱۱ بار قل ھو اللہ احد۔ اس کا ثواب خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نذر کرے۔

فضیلت: آپ فرماتی ہیں کہ میں نماز پڑھنے والے کی شفاعت کئے بنا جنّت میں قدم نہ رکھوں گی۔

روزہ کی فضیلت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ایک اور حدیث شریف ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص شعبان کی ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے گا اسے جہنّم کی آگ نہ چھوئے گی۔

دُرُودِ ہزاری

یہ درود جوکوئی قبرستان میں تین بار پڑھے تو اسکی برکت سے اسّی ۸۰ برس کا عذاب خدائے تعالیٰ قبرستان سے اٹھالیتا ہے اور جو چارمرتبہ قبرستان میں پڑھے تو قیامت تک کا عذاب اللہ تعالیٰ اس مقام سے اٹھالیتا ہے اور چوبیس ۲۴ مرتبہ پڑھنے کا ثواب اسکے ماں باپ کو بخشے تو گویا تمام حقوق والدین ادا کئے اور ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ بھیجے گا جو اسکے ماں باپ کی زیارت قیامت تک کیا کریں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَةُ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَصَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى صُوْرَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰى اِسْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ عَلٰى نَفْسِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰى رَوْضَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الرِّيَاضِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى التُّرَبِ وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم	نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود	نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد دُرود	ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا	چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں	اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں	اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد دُرود	ہم فقیروں کے ثروت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں	اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان	کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھُکی	ان بھوُں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئیں دم میں دم آگیا	اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے	اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور	بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں	شاہ کی ساری اُمت، پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ	مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مناجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو　　جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو　　شادیِٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات　　ان کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر　　امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے　　صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر　　سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن　　دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہَوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں　　عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنسو حسابِ جرم میں　　ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے　　چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰی کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں　　ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط　　آفتابِ ہاشمی نورالہُدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے　　رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دُعائیں نیک ہم تجھ سے کریں　　قدسیوں کے لب سے اٰمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو